Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۱۷ رجب ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۶ وفا ۱۳۵۵ھش ۔ ۱۶ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۶۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوّت ہے جو سچّی شجاعت اور ہمّت انسان کو عطا کرتا ہے

اِس کا نمونہ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوّت ہے جو سچّی شجاعت اور ہمّت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہوجانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوم کو اپنا دشمن بنالیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالیگا اس طرح پر ہم ضائع ہوجائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دُور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوّت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دُکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دُنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوّتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشّان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوّت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۶ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہے،

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے ماموں مکرم جناب چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا دارالرحمت غربی ربوہ پیشاب کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے پروسٹیٹ کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ آپریشن انشاء اللہ تعالےٰ ۱۹ جولائی ۱۹۷۶ء بروز پیر سرگودھا میں ہوگا۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب آپریشن کے بعد ماموں صاحب محترم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے آمین۔

ابراہیم عثمان
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

خدّام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد۔ کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ (بعد نماز مغرب) واتوار مسجد نور (النور سوسائٹی) میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

مجلس عزیز آباد کے جملہ خدام اجتماع میں ضرور شرکت فرماویں۔ دیگر مجالس ضلع کراچی سے بھی خصوصی طور پر شرکت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری اجتماع)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶؍ ماہ وفا ۱۳۵۵ھ ش

۱۶؍ جولائی ۱۹۷۶ء

گمراہی کی اصل جڑ دُنیا کی محبت ہے

دین میں بگاڑ کی ایک واضح علامت یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کا رُجحان دین کی بجائے دُنیا کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے یعنی لوگ دُنیوی مفاد کو دینی مفاد پر ترجیح دینے لگتے ہیں۔ حتّٰی کہ تمام تگ و دو دُنیا کمانے تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے اور دینداری برائے نام رہ جاتی ہے۔ یہ صورتِ حال بہت خطرناک ہوتی ہے اور اس کا انجام بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ دین کے نام پر بے دینی پھیلنی چلی جاتی ہے اور گمراہی ڈیرے جما لیتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ زور اس امر پر دیا ہے کہ دُنیا آخرت کے مقابلہ میں متاعِ قلیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ انسان کی فلاح اس میں ہے کہ وہ متاعِ قلیل کو منتہائے مقصود نہ بنائے بلکہ اس متاعِ قلیل سے اس رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ وہ فلاحِ اخروی پر منتج ہو یعنی دُنیا کمانے اور دُنیوی اموال سے فائدہ اُٹھانے میں بھی منتہائے مقصود اخروی فلاح ہی ہونی چاہیئے۔

اس حقیقت پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت وضاحت سے اور بار بار روشنی ڈالی ہے تاکہ یہ امر لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشین ہو سکے کہ دُنیا کو منتہائے مقصود بنانے میں خسارہ ہی خسارہ ہے جبکہ اخروی فلاح کو منتہائے مقصود بنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس سے انسان کی دُنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی محمود ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دُنیوی زندگی کو لہو و لعب قرار دیا ہے اور اس کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (ھود آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- جو لوگ اس ورلی زندگی (کے سامان) اور اس کی زینت کو (اپنا) مقصود بنائیں گے انہیں ہم اُن کے اعمال (کے پھل) اسی (زندگی) میں پورے پورے دیدیں گے اور انہیں اس میں سے کم نہیں دیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں (دوزخ کی) آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا اور جو کچھ انہوں نے اس (ورلی زندگی) کی خاطر کیا ہوگا وہ اُس میں (یعنی آخرت کی زندگی) میں بالکل بے سُود ہو جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہوں گے وہ تباہ ہو جائے گا۔

اسی لئے ایسے لوگوں کو جو دُنیوی زندگی کی خاطر آخرت کو فراموش کر کے اپنے آپ کو خسرانِ مبین میں مبتلا کر لیتے ہیں اور اس طرح گمراہی میں ملوّث ہونے کے باوجود اپنے آپ کو دیندار گردانتے ہیں اللہ تعالیٰ مزید خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ (التوبہ آیت ۳۸)

ترجمہ:- کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کی زندگی پسند کرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو یاد رکھو کہ دُنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک حقیر چیز ہے۔

برخلاف اس کے جو لوگ دُنیوی زندگی کو نہیں بلکہ اُخروی زندگی کو اپنا منتہائے مقصود بناتے ہیں اور اس دُنیا میں ایسے اعمال بجا لاتے ہیں جو اُخروی فلاح پر منتج ہوں، اُن کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسے لوگ دُنیا میں بھی گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ اور آخرت میں بھی گھاٹے سے محفوظ رہیں گے بلکہ دُنیا اور آخرت دونوں میں انہیں فوزِ عظیم سے ہمکنار کیا جائے گا اسی لئے فرمایا:-

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (یونس آیت ۶۵)

ترجمہ:- وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھا اُن کے لئے (اِس) ورلی زندگی میں (بھی خدا کی طرف سے) بشارت (پانے کا انعام) مقرر ہے اور بعد ورلی زندگی میں بھی اللہ کی (فرمودہ) باتوں میں (قطعاً) کوئی تبدیلی نہیں (ہو سکتی)۔ یہی (وہ کامیابی ہے جو بڑی) عظیم الشان کامیابی (کہلا سکتی) ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے گمراہی کی اصل جڑ دُنیا کی محبت ہے۔ جب لوگوں یا قوموں پر دُنیا کی محبت غالب آجاتی ہے تو وہ خدا اور اُس کے دین سے دُور ہوتے چلے جاتے ہیں بلکہ اُلٹا دین کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق بگاڑنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ اُن کی حُبِّ جاہ پر پردہ پڑا رہے اور وہ دُنیا میں غرق ہونے کے باوجود دیندار شمار ہوتے رہیں۔

اس زمانہ میں امام الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشرق و مغرب میں بسنے والے تمام انسانوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے تھا دُنیا کی محبت میں اس درجہ غرق پایا کہ آخروی فلاح کی ان کی نگاہ میں سرے سے کوئی قیمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ اسی لئے حضور علیہ السلام جملہ مذاہب والوں کو اس افسوسناک صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"افسوس کا مقام ہے کہ (ہر چند کہ) یہ دُنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔ دُنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔ بعض لوگ تو کھلے طور پر طالبِ دُنیا ہیں اور اُن کی ساری کوششیں اور تگ و دو دُنیا تک محدود ہے۔ لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دُنیا کے طلبگار مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اُٹھایا جاوے تو وُہی نجاست اور بدبُو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دیندار لوگوں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اُن کے اعمال کو اُن کے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ سُننے والے جب اُن کی باتوں کو سُن کر پھر اُن کے اعمال کو دیکھتے ہیں تو اُن کا ایمان بالکل جاتا رہتا ہے اور وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰؍ جون ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۴۱)

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو بار بار یہ نصیحت فرمائی کہ وہ دُنیا کی عام ہوا سے متاثر ہو کر ہرگز رُو بہ دُنیا نہ ہوں بلکہ ہمیشہ رُو بخدا رہیں۔ دُنیا کمائیں اور ضرور کمائیں لیکن دُنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں۔ منتہائے مقصود کا درجہ ہمیشہ اُخروی فلاح کو ہی دیں اور اس کے مطابق ہی اس دُنیا میں اعمال بجا لائیں۔ اس ضمن میں آپ نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کے نمونہ کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تعالیٰ خود ایک ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن شریف کی ماننے والی ہوگی۔ ہر ایک قسم کی ملونی اس میں سے نکال دی جائیگی اور ایک خالص گروہ پیدا کیا جاوے گا اور وہ یہی جماعت ہے۔ اس لئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی پیدا کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہیں دیکھ کر ٹھوکر کھاوے۔"

(الحکم ۱۰؍ جون ۱۹۰۵ بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کے نقصانات

(مکرم عبدالرحیم صاحب بھٹو ربوہ)

چالیس سال کے طویل عرصہ میں خاکسار کو ایک بھی ایسا سگرٹ نوش نہیں ملا جس نے یہ کہا ہو کہ اس فعل میں کوئی فائدہ ہے بلکہ جس سگرٹ نوش سے بھی اس بارے میں پوچھا گیا اُس نے یا تو حیران ہو کر خاموشی اختیار کی یا صداقت کا دامن تھام کر صاف صاف اقرار کیا کہ ایک لغو لا یعنی اور سخت مضرت رساں عادت ہے جو کہ ناسمجھی اور غلط تربیت کے نتیجہ میں گلے پڑ گئی ہے۔

تاہم بہت سے سعادت مند نوجوان اس کی مضرت سے آگاہ ہو کر بزرگوں کی نصیحت سے متاثر ہو کر اس مکروہ عادت کے ترک کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اس وقت تک بہت سے لوگوں نے میری نصیحت پر حقہ چھوڑ دیا ہے اور ہر طبقہ کے لوگوں نے چھوڑ دیا ہے چھوٹوں نے بھی اور بڑوں نے بھی۔ امراء نے بھی اور غرباء نے بھی امید ہے کہ بقیہ لوگ بھی اس بات کو چھوڑ دیں گے۔"

واقعات سے ثابت ہے کہ یہ عادت ترک کی جا سکتی ہے بشرطیکہ عزم راسخ اور ہمت مومنانہ سے کام لیا جائے۔

بات یہ ہے کہ جب یورپین آباد کار امریکہ میں آباد ہوئے تو وہاں انہوں نے قدیم امریکن باشندوں کو مختلف صورتوں میں تمباکو استعمال کرتے ہوئے دیکھا۔ انہیں فوراً تجارت کی سوجھی۔ چنانچہ انہوں نے ایک طرف اس جنس کی پیداوار بڑھانے کی تدبیریں کیں۔ اسے خشک اور محفوظ کرنے کے مختلف طریق سوچے اس کے استعمال کی مختلف صورتوں کو فروغ دیا تو دوسری طرف اس کا استعمال عام کرنے کے لئے اور منڈیوں میں اس کی مانگ بڑھانے کے لئے خوبصورت کلے پائپ (CLAY PIPE) بنوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کئے۔ خوبصورت ڈبیوں میں خوشبو کا آمیزہ دے کر تمباکو اور سگار لوگوں کو تحفۃً دئے دور دور کے ملکوں میں جا کر ایجنٹوں نے مختلف صورتوں میں عملاً اس کا استعمال کر کے دکھایا۔ بالآخر سگرٹ بنا کر خوشنما ڈبیوں میں سجا کر مشرق و مغرب کے تمام ملکوں میں پھیلائے نتیجہ یہ ہوا کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی شہر یا گاؤں ہو جہاں یہ جنس استعمال نہ کی جاتی ہو۔ آجکل بھی سگرٹ کمپنیاں انہیں اغراض کے ماتحت لوگوں کو رنگ رنگ کی ایش ٹرے (ASH TRAY) اور طلسماتی سگرٹ لائٹر (cigeette lighter) دل آویز انداز میں تحفۃً پیش کرتی ہیں۔ سگرٹ کمپنیاں کاشتکاروں کو آمادہ کر کے لاکھوں ایکڑ زمین میں تمباکو کاشت کراتی ہیں۔ نتیجۃً انہیں غلہ حاصل کرنے کے لئے دوسروں کی طرف ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں۔

دو سو سالہ مغربی استعمار و استبداد کے نتیجہ میں سادہ لوح اہل مشرق میں ایک یہ کمزوری بھی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اہل مغرب کی ہر حرکت کو ترقی کی علامت اور دانائی کی نشانی خیال کرتے ہیں اسے بلا سوچے سمجھے اپنانے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً (ا) لباس کا یورپین فیشن۔ چاہے وہ لباس کی اصل غرض لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ پوری نہ بھی کرتا ہو۔

(ب) کھانے پینے کی مغربی عادات اور طریقے اور تکلفات۔ چاہے اُن میں وقار اور شائستگی کا فقدان ہی کیوں نہ ہو۔

(ج) زندگی کے دوسرے شعبوں میں مغربیت کا تتبع۔ چاہے اس سے عام حالات میں روزمرہ کی زندگی تلخ ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔

یہی مغربی تجار نے مشرق میں آ کر مشرقی لوگوں کے سامنے ایک خاص انداز سے سگرٹ نوشی کی تو مشرقی لوگوں نے اسے شرافت کا نشان اور ترقی کی علامت سمجھ کر قبول کیا اور اپنے ہم وطنوں میں کثرت سے پھیلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی تاجر تمباکو اور سگرٹ کے بدلے مشرقی ممالک سے اربوں روپے کا سونا اور چاندی سمیٹ کر لے گئے تعجب کی بات ہے کہ نہ اس سے سیری حاصل ہوتی ہے اور نہ فربہی۔ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ — پھر بھی لوگوں میں اس کا استعمال روز افزوں ہے۔ جب یورپ اور امریکہ میں اس کے استعمال کی کثرت کی وجہ سے خطرناک بیماریوں میں اضافہ ہوا تو ذمہ دار لوگوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ چنانچہ ان ملکوں کی حکومتوں نے اس کے مضرات معلوم کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کر کے تحقیقاتی کمیٹیاں مقرر کیں۔ اس قسم کی حکومتی سطح پر تحقیقات کرنے والی کمیٹیوں کی رپورٹوں کا خلاصہ قارئین کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

"یہ بحث کہ تمباکو نوشی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اتنی ہی قدیم ہے۔ جتنی قدیم کہ تمباکو نوشی خود ہے اس موضوع پر سب سے پہلے چھپنے والی رپورٹوں میں سے ایک رپورٹ ۱۸۵۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں مذکور تھا کہ مانٹ پیلیر (Montpellier) فرانس کے ایک ہسپتال کے ۶۸ مریضوں میں سے جو کہ منہ، زبان اور گلے اور منہ کے دوسرے حصوں کے کینسر (cancer) کی بیماری میں مبتلا تھے سب کے سب تمباکو استعمال کرنے والے تھے اور اُن میں سے ۶۶ چھوٹی نلی کے کلے پائپ (Clay Pipe) پینے والے تھے۔ اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس قسم کی پائپ متروک ہو گئی۔"

"بیماری اور تمباکو کے مابین تعلق"...

... جنگ عالمی اول و دوم کے بعد محکمہ صحت کے افسروں نے یہ رپورٹ شائع کی کہ جن ملکوں میں تمباکو نوشی عام ہے۔ ان میں پھیپھڑوں کے کینسر (Lungs Cancer) اور دوسری بیماریوں کی وجہ سے شرح اموات تشویشناک حد تک بڑھ رہی ہے۔"

"۱۹۵۴ء میں امریکی کینسر سوسائٹی (AMERI.. CANCER SOCIETY) اور برطانوی میڈیکل ریسرچ بورڈ (BRITISH MADICAL RESEARCH BOARD) دونوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ کئے ہوئے شماریاتی مطالعہ کی رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ سگرٹ نوشوں کی شرح اموات سگرٹ نہ پینے والوں کی شرح اموات سے بڑھی ہوئی ہے۔"

"رائل کالج آف فزیشن آف لنڈن نے ۱۹۶۲ء میں "تمباکو اور بیماری" کے تعلق میں اپنی شہادت کا خلاصہ پیش کیا اور سگرٹ نوشی کو صحت کا نہایت خطرناک دشمن قرار دیا۔ چنانچہ حکومت برطانیہ نے تمباکو نوشی کم کرنے کے لئے عوامی تعلیم کا ایک پروگرام شروع کیا۔"

"۱۹۶۳ء میں امریکہ کی دوسری کینسر سوسائٹی (THE SECOND CANCER SOCIETY OF AMERICA) نے رپورٹ شائع کی کہ سگرٹ نوشوں کی شرح اموات اسی نسبت سے بڑھ رہی ہے جس نسبت سے سگرٹ پینے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔"

"جنوری ۱۹۶۴ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ (U.S.A.) کے سرجن جنرل (SKRGOON GENERAL) کی مقرر کردہ مخصوص ایڈوائزری کمیٹی نے اپنی دو سالہ تحقیقات اس بیان کے ساتھ مکمل کی کہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیانی دہاکے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ (U.S.A) کے مردوں کی پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ سے شرح اموات میں ۷۰٪ اضافہ سگرٹ نوشی کی وجہ سے ہوا۔ اس ایڈوائزری کمیٹی نے سگرٹ نوشی کو صحت کے لئے خطرناک آفت قرار دیا اور اس سے بچنے کی ترغیب دی۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ سگرٹ نوشی اور پھیپھڑوں کے کینسر (Lungs Cancer) دل کی شریان کی بیماری (COVONARY AVTEEVY DISEASE)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزمن برونکائٹس
(CHRONIE BRONOHITIS
اور ایمفی سیما EMphySEMA
میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔"
"۱۹۶۵ء میں ایک وفاقی قانون
کے ذریعہ یہ ضروری قرار دیا گیا کہ یکم
جنوری ۱۹۶۶ کے بعد امریکہ میں سگرٹ
کی تمام ڈبیوں پر "صحت کے لئے
خطرناک" لیبل HEALTH
HAZARD WARNING
LABELS) کا ہونا لازمی ہے۔
"نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ
(NATIONAL CANCER
INSITUTE)
کے ماتحت ۱۹۶۶ء میں ایک تحقیقاتی رپورٹ
میں کہا گیا کہ سگرٹ نوش عورتوں کی
قلبی امراض اور پھیپھڑوں کے کینسر
کی وجہ سے شرح اموات۔ سگرٹ
نہ پینے والی عورتوں کی نسبت دوگنی
ہے۔
ترجمہ تلخیص از ENCYCLOPAEDIA
BRITANNICA.)
ان حقائق کے شائع ہونے کے بعد
سگرٹ کمپنیوں کو خطرہ لاحق ہوا کہ تجارت
میں خسارہ نہ ہو جائے چنانچہ انہوں نے
فلٹرڈ سگرٹ (FILTERED
CIGARETTES) بنانے شروع کئے
اور دنیا کو یہ تاثر دیا کہ اس فلٹر
(FILTER) میں سے نکوٹین
(NICOTINE) جو کہ ایک خطرناک زہر
تمباکو میں ہوتی ہے۔) آگے نہیں گزرتی
اور دھوئیں کے ساتھ منہ کے راستے
انسانی جسم میں داخل نہیں ہوتی۔
حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے
کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو امریکہ
کی فیڈرل گورنمنٹ کو یہ قانون نہ بنانا
پڑتا کہ:۔
"یکم جنوری ۱۹۶۶ء کے بعد سگرٹ
کی تمام ڈبیوں پر
(HEALTH HAZARD
WARNING LABELS)
ہونے لازمی ہیں"۔
دوسری بات یہ ہے کہ اگر نکوٹین
(NICOTINE) سگرٹ نوش کے
معدہ اور پھیپھڑوں میں نہیں پہنچتی تو
اسے نشہ کس بات سے آتا ہے۔ نکوٹین
ہی تو اس کے اعصاب کو ماؤف کر کے اسے
وقتی طور پر سکون بخشتی ہے اور آخر
اسے کینسر کی بیماری میں مبتلا کرتی ہے
پھر جو لوگ کمروں میں بیٹھ کر سگرٹ
پیتے ہیں سگرٹ کا اکثر دھواں فلٹر کی بجائے
شعلے کی طرف سے نکل کر کمرے ہی میں جمع
ہوتا رہتا ہے اور پھر یہ نکوٹین
(NICOTINE) سے بھری ہوئی کمرے
کی ماؤف ہوا سگرٹ نوش اور اس
کے بیوی بچے غیر شعوری طور پر بار بار
سانس کے ذریعہ سے اپنے پھیپھڑوں
میں بھرتے رہتے ہیں۔ اس طرح سے
سگرٹ نوش اپنے بال بچوں کو بھی مبتلائے
آلام کرتا ہے۔
پس تمباکو حقہ کی صورت میں پیا
جائے یا سگرٹ کی صورت میں بہر حال
لغو، لایعنی، مضر اور مخرب اخلاق
ہے۔ تمباکو کے استعمال کی ایک صورت
چبا کر کھانے کی ہے خالی یا پان میں رکھکر
یا نسوار کی صورت میں منہ میں رکھکر
یہ سب صورتیں بھی مضر صحت اور مخرب
اخلاق ہیں ان طریقوں سے تمباکو کے استعمال
کرنے سے منہ، زبان، گلے، معدہ اور
آنتوں کا کینسر (CANCER)
ہو جاتا ہے۔
آئیے اس مختصر مقالہ میں ہم دیکھتے
ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے تمباکو کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ حضور
فرماتے ہیں:۔
"تمباکو کے بارے میں اگرچہ
شریعت نے کچھ نہیں بتایا
لیکن ہم اسے مکروہ خیال
کرتے ہیں۔ اگر پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ہوتا تو آپ اس کے
استعمال سے منع فرماتے۔"
(اخبار بدر ۲۳-۷-۱۹۰۳ء)
بالآخر یہ مقالہ سیدنا حضرت
مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مشفقانہ
ارشادات پر ختم کرتے ہیں۔ حضور
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔
"دوسری بات جو اخلاق
کی درستی کے لئے ضروری ہے
اور جس سے اسلام نے اصولاً
منع کر دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ
کسی نقصان رساں چیز کی عادت
نہ ڈالنا چاہئے۔۔۔۔۔
حقہ نوشی یا سگرٹ نوشی یہ
دونوں باتیں بھی ایسی ہی ہیں۔
جن کی عادت سے بڑی بڑی
بداخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں۔"
"علاوہ اس کے حقہ نوشی تمام
بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے
انسان پست ہمت اور دوسروں کا
غلام بن جاتا ہے۔ اس کی عادت
سے بہت سے امراض بھی پیدا ہوتے
ہیں۔ حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا
ہے۔ دمہ اور عشرہ اور بیسیوں بیماریاں
اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس دوسری
نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو پینے
سے بچنا چاہئے۔"
دجال کی ایک یہ علامت بتائی
گئی ہے۔ کہ اس کے آگے بھی دھواں
ہوگا اور پیچھے بھی۔ سگرٹ پینے
والا منہ سے دھواں نکالتا ہے
پھر وہ دھواں پیچھے کو چلا جاتا
ہے پور یہ لوگ جدھر جائیں گے
سگرٹ پیتے جائیں گے۔ یہ بھی دجالی
عادت ہے اور مسیح موعود
(علیہ السلام) دجالی عادتوں کو
مٹانے آئے تھے۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔ پس تمام
بری دجالی عادتوں کو چھوڑ دو۔۔۔
۔۔۔۔۔۔ دجالی نشانیوں کو مٹا دو
اور اپنی اصلاح کرو اور دوسروں
کی اصلاح کی کوشش کرو تا دنیا کے
لئے نمونہ ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق
عطا کرے اور تمام بداخلاقیوں کے
موجب امور سے بچنے میں تمہاری
مدد فرمائے۔ آمین"۔
منقول از کتاب "الازہار لذوات الخمار"
(صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲)

قرارداد تعزیت

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور محترمہ احمدی بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور کے شوہر محترم شیخ امیر احمد صاحب کی وفات کے المناک خبر پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور خدائے ذوالجلال رحیم و کریم کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

محترم شیخ صاحب مرحوم نے لجنہ اماء اللہ لاہور کے ساتھ کئی موقع پر اپنے تعاون کا ثبوت دیا مثلاً ۶۵ء میں جب لجنہ لاہور کے زیر انتظام نصرت گرلز ہائی سکول کا قیام عمل میں آیا تو شیخ صاحب وہ انسان تھے جنہوں نے دن رات ایک کر کے اسکول کے لئے تگ و دو کی متعلقہ ممبرات کو کام کرنے کے طریق سمجھائے اور اسکول کھل جانے کے بعد کئی ماہ تک آپ نے اسکول کی عملی ذمہ داریاں نہایت احسن طریق سے نبھائیں ۷۳ء میں جب زبردست سیلاب آیا تو لجنہ اماء اللہ لاہور نے شیخ صاحب مرحوم کو نمائندہ لجنہ مقرر فرمایا آپ نے چار ماہ تک عائد کردہ فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دئے۔ اسکے علاوہ جب بھی کبھی لجنہ لاہور کو کسی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوتی تو شیخ صاحب کی طرف ہی رجوع کیا جاتا۔ غالباً یہ لگن اس وجہ سے تھی کہ ان کی اہلیہ احمدی بیگم صاحبہ کو لجنہ کے کاموں کا ذوق و شوق تھا اس جذبے کے شیخ صاحب قدر دان تھے اور ہر طرح کا تعاون فرماتے تھے

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لجنہ کی نہایت مخلص مستعد اور فرض شناس پرانی کارکنہ ہیں بہت چھوٹی عمر میں سہارنپور میں لجنہ قائم کی اسکے بعد دہلی کراچی ربوہ میں خدمات سرانجام دیں اور اس وقت لجنہ لاہور کی جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کی گوناگوں خصوصیات نیکی جذبہ خدمت دین شیخ صاحب کے تعاون ہی سے تھا جس کی وجہ سے ان کی اولاد بھی خدمت دین میں مصروف ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ شیخ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور احمدی بیگم صاحبہ اور ان کی تمام اولاد کو اپنے خاص فضل سے صبر و سکون عطا فرمائے اور پہلے سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور
امۃ العزیز بیگم

درخواست دعا

خاکسار کا ایک بیمار لڑکا ہے جو مختلف عوارض کی وجہ سے کافی تکلیف میں ہے قارئین الفضل سے اسکی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نائب صوبیدار غلام یٰسین جہلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۰۱

میں خورشید بیگم بیوہ اللہ رکھا صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین کی قیمت ۔/۱۲۰۰۰ روپے (جو واجب الوصول ہیں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ عبد القیوم علوی معلم وقف جدید ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ بشارت احمد ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۲

میں عزیز الحق ولد رحمت حق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عزیز الحق گلی نمبر ۱۴ نزد یونین گرلز سکول گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام رسول ۲/۴۷ صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ عبد المجید موصی ۹۵۷۵ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۳

میں مبارک علی ولد اللہ دین صاحب قوم جٹ بندھیشہ پیشہ زمینداری۔ عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱۴ کنال واقع چک 11/R.B ضلع شیخوپورہ قیمت اندازاً ۔/۲۸۰۰۰

۲۔ ایک گدھی جس کی قیمت یکصد روپے ہے۔

۳۔ اثاثۃ البیت قریباً ۔/۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۶۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری مبارک علی۔ محلہ کارخانہ گردھاری لال۔ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری فقیر اللہ امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

گواہ شد۔ صوفی سمیع اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۴

میں امۃ الماجد زوجہ مرزا محمد اسلم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۸۵۵۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الماجد زوجہ مرزا محمد اسلم صاحب ۸/۲ ۱۳ عزیز آباد۔ کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد۔ مرزا محمد اسلم (خاوند موصیہ) عزیز آباد۔ کراچی۔

گواہ شد۔ محمد احمد قریشی ولد محمد احسن صاحب سیکرٹری وصایا عزیز آباد۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۵

میں حمید احمد ناصر ولد چوہدری خلیل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ واچ ریپیرنگ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گولبازار ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حمید احمد ناصر ولد چوہدری خلیل احمد صاحب دوکاندار گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد ابراہیم قائم مقام صدر محلہ گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ خلیل احمد (والد موصی) گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۶

میں عبد الشکور باجوہ شاہد ولد چوہدری محمد اعظم صاحب قوم باجوہ۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چک 279/T.D.A لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۵۴۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ معرفت اصلاح و ارشاد مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ صدیق احمد خان ولد امجد خان صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ محبوب احمد ولد سردار حق صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس۔

مسل نمبر ۲۲۶۰۷

میں رشید محمد راشد ولد ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (ہومیو) قوم بھٹی پیشہ طالب علمی۔ عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ رشید محمد راشد ابن ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (ہومیو) چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ افتخار الدین قمر ولد صلاح الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد (ہومیو)۔ (والد موصی) چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں

خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو، اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو، اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریکِ جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ ..... پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(سیرِ روحانی جلد سوم صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

جو نوجوان حضور کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے تحت اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وہ وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۱ راگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نوجوانانِ احمدیت کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی توفیق دے۔ آمین

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

کامیابی اور درخواستِ دعا

میرے دائیں بازو سے معذور بیٹے عزیزم زبیر احمد نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کا امتحان محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کی برکت سے امتیازی طور پر پاس کر لیا ہے۔ عزیز نے ۹۰۰ میں سے ۷۰۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اپنے سب دعائیں کرنے والے کرم فرماؤں کا خلوصِ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے اپنی خاص دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

محمد سعید (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ)
۳۴/۷ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی

ایک ضروری گزارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اخبار الفضل کی قیمت بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنا ڈرافٹ نیشنل بنک آف پاکستان ربوہ کے نام کا بھجوایا کریں۔ اس طرح وصولی میں تاخیر نہیں ہوگی کیونکہ الفضل کا حساب نیشنل بنک ربوہ میں ہے۔ بیرونِ پاکستان کے احباب بھی اسے نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) عزیزم سلیم احمد شاہ ولد سید طفیل محمد شاہ صاحب کا نکاح عزیزہ انور سلطانہ بنت راجہ خان بہادر صاحب سے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۹ر جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد احمد فیکٹری ایریا میں بعد نماز عصر جناب مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے پڑھا۔

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(سید نعیم احمد شاہ۔ شاہ میڈیکو۔ ربوہ)

(۲) میرے بیٹے چوہدری محمد یونس صاحب کا نکاح محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری برکت علی صاحب گوجرہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم چوہدری نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوجرہ نے بروز جمعہ مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء کو پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ بابرکت فرماوے۔

(چوہدری محمد ابراہیم۔ آزاد کمیشن شاپ۔ گوجرہ)

(۳) مورخہ ۲۱ر جون ۱۹۷۶ء کو عزیزہ امۃ الجمیل بنت ڈاکٹر رفیق احمد صاحب مرحوم آف بورے والہ ضلع ملتان کا نکاح مبلغ تیس ہزار (۳۰،۰۰۰/-) روپے حق مہر پر سید طلحہ زبیر ابن سید عبدالرحیم صاحب مرحوم آف ساہیوال حال لیبیا کے ساتھ مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے پڑھا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ڈاکٹر امۃ الحکیم شہناز بنت ڈاکٹر رفیق احمد صاحب مرحوم
۵۴/۸ طارق روڈ۔ ملتان

دعائے مغفرت

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ملک بشیر احمد صاحب برادر اصغر میجر جنرل ملک نذیر احمد صاحب مرحوم ۲۶ر جون ۱۹۷۶ء کو سی۔ایم۔ایچ راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم قریباً آٹھ سال فالج کے مرض میں مبتلا رہے۔ ۲۰ر جون کو آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ C.M.H. راولپنڈی میں داخل ہوئے اور وہاں ہی وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۴ سال تھی۔ بیماری کا عرصہ بڑے صبر و شکر سے پورا کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں دوالمیال ضلع جہلم میں سپردِ خاک کیا گیا۔

مرحوم بڑے مخلص احمدی تھے۔ پسماندگان میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ریٹائرڈ کیپٹن ملک عبداللہ خان۔ باب الابواب۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ کافی دنوں سے بعارضہ بخار و پیچش بیمار چلی آرہی ہیں۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

پرویز احمد
کارکن دفتر الفضل۔ ربوہ